السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمان عورت کا کن لوگوں سے پردہ نہ کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت اپنے محرم مردوں سے پردہ نہیں کرے گی اور عورت کا محرم وہ ہے جس سے قرابت داری کیوجہ سے اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو مثلاً باپ۔ دادا اور اس سے اوپر والے بیٹا پوتا اور اس کی نسل چچا، ماموں بھائی بھتیجا اور بھانجا۔ یا پھر رضاعت کے سبب سے نکاح حرام ہو۔ مثلا رضاعی بھائی اور رضاعی باپ۔ یا پھر مصاہرت (یعنی شادی) کیوجہ سے نکاح حرام ہو مثلاً والدہ کا خاوند، سسر اور خاوند کا بیٹا۔

ذیل میں ہم سائلہ کے سامنے یہ موضوع بالتفصیل پیش کرتے ہیں:

نسبی محارم:

نسبی طور پر عورت کے محارم کی تفصیل کا بیان اس آیت میں ہے:

"اور مسلمانوں عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیب وزینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔۔۔"(النور۔31)

مفسرین کا کہنا ہے کہ نسب کی وجہ سے عورت کے لیے جو محرم حضرات ہیں ان کی تفصیل اس آیت میں بیان ہوئی ہے اور وہ یہ ہیں:

1۔ آباء واجداد:۔

یعنی عورتوں کے والدین کے آباء اور اوپر کی نسل مثلاً والد، دادا، نانا، اور اس کے والد اور ان سے اوپر والی نسل۔ تاہم سسر اس میں شامل نہیں کیونکہ وہ مصاہرت (شادی) کی وجہ سے حرام رشتوں میں شامل ہے نسب کی وجہ سے نہیں ہم اسے آگے بیان کریں گے۔

2۔ بیٹے:۔

یعنی عورتوں کے بیٹے جس میں بیٹے، پوتے اور اسی طرح دھوتے یعنی بیٹی کے بیٹے اور ان کی نسل اور آیت کریمہ میں جو (خاوند کے بیٹوں) کا ذکر ہے وہ خاوند کے دوسری بیوی کے بیٹے ہیں جو کہ محرم مصاہرت میں شامل ہیں اور اسی طرح سسر بھی محرم مصاہرت میں شامل ہے نہ کہ محرم نسبی میں ہم اسے بھی آگے چل کر بیان کریں گے۔

3۔ عورتوں کے بھائی:۔

خواہ وہ سگے بھائی ہوں یا والد کی طرف سے یا والدہ کی طرف سے۔

4۔ بھانجے اور بھتیجے:۔

یعنی بھائی اور بہن کے بیٹے اور ان کی نسلیں۔

5۔ چچا اور ماموں:۔

یہ دونوں بھی نسبی محرم میں سے ہیں ان کا آیت میں ذکر نہیں اس لیے کہ انہیں والدین کا قائم مقام سمجھا گیا ہے اور لوگوں میں بھی والدین کی جگہ شمار ہوتے ہیں اور بعض اوقات چچا کو بھی والد کہہ دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"کیا تم یعقوب (علیہ السلام) کی موت کے وقت موجود تھے ؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے ؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباءواجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق (علیہ السلام) کے معبود کی، جو ایک ہی معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔" (البقرہ : 133)

اس آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے آباء میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ وہ ان کے چچا تھے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے۔ تفسیر الرازی (23/206) تفسیر قرطبی (12/232) تفسیر آلوسی (18/143) فتح البیان فی مقاصد القرآن (6/352)

رضاعی محارم :۔

عورت کے لیے رضاعت کی وجہ سے محرم رشتہ دار بن جاتے ہیں تفسیر آلوسی میں ہے :

"جس طرح نسبی محرم کے سامنے عورت کے لیے پردہ نہ کرنا مباح ہے اسی طرح رضاعت کی وجہ سے محرم بننے والے شخص کے سامنے بھی اس کے لیے پردہ نہ کرنا مباح ہے اسی طرح عورت کے لیے اس کے رضاعی بھائی اور والدہ سے بھی پردہ نہ کرنا جائز ہے۔" (تفسیر آلوسی (18/143)

اس لیے کہ رضاعت کی وجہ سے محرم ہونا بھی نسبی محرم کی طرح ہی ہے جس سے ابدی طور پر نکاح حرام ہے۔ امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو ثابت کیا ہے۔ (احکام القرآن للجصاص (3/317)

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اس کی دلیل ملتی ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ :

"الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ"

"جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔" (بخاری (5099) کتاب النکاح باب قول اللہ تعالیٰ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ موطا (2/601) مسلم (1444) کتاب الرضاع : باب یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ" نسائی (6/102) دارمی (2/155) وغیرہ)

ایک دوسرا فرمان یوں ہے :

"إن اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب"

"اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی ان رشتوں کو حرام کر دیا ہے جنھیں نسب کی وجہ سے حرام کیا ہے۔" (صحیح ارواء الغلیل (6/284) ترمذی (1146)

اس سے ثابت ہوا کہ عورت کے جس طرح نسبی محرم ہوں گے اسی طرح رضاعت کے سبب سے بھی محرم ہوں گے۔ صحیح بخاری میں مندرجہ ذیل حدیث وارد ہے :

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو قعیس کے بھائی افلح نے پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی جو ان کا رضاعی چچا تھا تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے جو کچھ کیا تھا آپ کو بتایا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دوں۔" (بخاری مع الفتح (9/150)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

"عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا ان کے رضاعی چچا کا نام افلح تھا آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اجازت دے دی اور پردہ کر لیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا، اس سے پردہ نہ کرو، اس لیے کہ رضاعت سے بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کی وجہ سے ثابت ہوتی ہے۔" (مسلم مع الشرح للنووی (10/22)

فقہائے کرام نے کتاب وسنت سے ثابت دلائل کی رو سے یہ صراحت کی ہے کہ عورت کے رضاعی محارم بھی اس کے نسبی محارم کی طرح ہی ہیں لہذا اس کے لیے رضاعی محارم کے سامنے زینت کی چیزیں (مثلاً ہاتھ، چہرہ) ظاہر کرنا جائز ہے۔ جس طرح کہ نسبی محارم کے سامنے جائز ہے اور ان کے لیے بھی عورت کے بدن کی وہ چیزیں دیکھنا مباح ہے جو نسبی محارم کے لیے دیکھنا مباح ہے۔

مصاہرت یعنی نکاح کی وجہ سے محارم :۔

عورت کے لیے مصاہرت کی وجہ سے محرم وہ ہیں جن سے اس کا ابدی طور پر نکاح حرام ہو جاتا ہے جیسا کہ والد کی بیوی بیٹے کی بیوی اور ساس یعنی بیوی کی والدہ ہے۔ والد کی بیوی کے لیے محرم مصاہرت وہ بیٹا ہو گا جو اس کی دوسری بیوی سے ہو بیٹے کی بیوی یعنی بہو کے لیے اس (لڑکے) کا باپ یعنی سسر محرم ہو گا اور بیوی کی ماں یعنی ساتھ کے لیے خاوند یعنی اس کا داماد محرم ہو گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

"اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی اور اپنی زیب وزینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔ (النور : 31)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ سسر اور خاوند کے (دوسری بیوی سے) بیٹے عورت کے لیے مصاہرت (یعنی شادی) کی وجہ سے محرم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے باپوں اور بیٹوں کے ساذکر کیا ہے اور انہیں (پردہ نہ ہونے کے) حکم میں بھی برابر قرار دیا ہے۔ (مزید تفصل کے لیے دیکھئے: المغنی لابن قدامۃ 555/6۔) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص188

محدث فتویٰ